



نریندر مودی کی اجیت کو مبارکباد

کپوارہ میں ہیر و من

کیساتھ نوجوان گرفتار
سربراہ 04 ستمبر

نشیات کے خلاف اپنی کارروائی جاری ہونے کے بعد ہیر و من کے دوران ایک نوجوان کیساتھ نوجوان گرفتار ہوئے۔

نشیات کے خلاف اپنی کارروائی جاری ہونے کے بعد ہیر و من کے دوران ایک نوجوان کیساتھ نوجوان گرفتار ہوئے۔

اسمبلی انتخابات؛ 'میگزٹ پول' پر پابندی عائد

خلاف ورزی کرنے والوں کو دو سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی تاہم سی آئی



راجیو کمار نے میگزٹ پول پر پابندی عائد کرنے کے بارے میں میڈیا کو بتایا

اسمبلی انتخابات کے دوران 'میگزٹ پول' پر پابندی عائد کرنے کے بارے میں میڈیا کو بتایا۔

بلاشبہ جموں و کشمیر میں این سی کانگریس سرکار آئے گی: رائل گاندھی

جموں و کشمیر کو ریاستی درجہ واپس حاصل کرنا ہوگا

ریاست کو یوٹی میں تبدیل کر کے جمہوریت کی تعریف جموں و کشمیر کے ساتھ نہیں بیٹھتی

جموں و کشمیر کو ریاستی درجہ واپس حاصل کرنا ہوگا۔ رائل گاندھی نے کہا کہ ریاست کو یوٹی میں تبدیل کر کے جمہوریت کی تعریف جموں و کشمیر کے ساتھ نہیں بیٹھتی۔



راجیو گاندھی نے جموں و کشمیر کی ریاستی درجہ واپس حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا

امیت شاہ کا دوروزہ دورہ جموں 6 ستمبر کو طے، بھاجپا کا انتخابی منشور بھی جاری کریں گے

امیت شاہ کا دوروزہ دورہ جموں 6 ستمبر کو طے ہے۔ بھاجپا کا انتخابی منشور بھی جاری کریں گے۔



امیت شاہ نے جموں دورے کے بارے میں میڈیا کو بتایا

اسمبلی انتخابات؛ بھاجپا جموں و کشمیر میں اکثریت حاصل کریگی

بھاجپا جموں و کشمیر میں اکثریت حاصل کریگی۔ اس کے لیے پارٹی کی تمام سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔



بھاجپا کے لیڈر نے اسمبلی انتخابات کے بارے میں میڈیا کو بتایا

جسٹس میں نظر بند کن پارلیمنٹ انجینئر رشیدی

درخواست ضمانت پر دہلی کی پیٹال ہاؤس کورٹ نے فیصلہ 11 ستمبر تک ملتوی کر دیا

جسٹس میں نظر بند کن پارلیمنٹ انجینئر رشیدی کی درخواست ضمانت پر دہلی کی پیٹال ہاؤس کورٹ نے فیصلہ 11 ستمبر تک ملتوی کر دیا۔



انجینئر رشیدی نے عدالت میں درخواست ضمانت کی

عمر عبداللہ سمیت این سی امیدواروں نے کانڈنات نامزدگی داخل کئے

عمر عبداللہ سمیت این سی امیدواروں نے کانڈنات نامزدگی داخل کئے۔ ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔



این سی امیدواروں نے کانڈنات نامزدگی داخل کئے

جموں و کشمیر کے پرائیویٹ اسپتالوں اور ڈائلیسی سینٹرز ایسوسی ایشن وفد ایل جی سے ملاقات

جموں و کشمیر کے پرائیویٹ اسپتالوں اور ڈائلیسی سینٹرز ایسوسی ایشن وفد ایل جی سے ملاقات کی۔



پرائیویٹ اسپتالوں کے وفد نے ایل جی سے ملاقات کی

پولیس کنٹرول روم کشمیر کے کانفرنس ہال میں اہم اجلاس

پولیس کنٹرول روم کشمیر کے کانفرنس ہال میں اہم اجلاس منعقد کیا گیا۔



پولیس کنٹرول روم میں اہم اجلاس منعقد کیا گیا

بی جے پی امن خوشحالی اور ترقی کو یقینی بنانے کے لئے عوام کو ساتھ لیکر چلنے کی متمنی: درخشاں

بی جے پی امن خوشحالی اور ترقی کو یقینی بنانے کے لئے عوام کو ساتھ لیکر چلنے کی متمنی ہے۔



بی جے پی کی لیڈر نے عوام کو ساتھ لیکر چلنے کی متمنی ظاہر کی

2019 میں 370 کی منسوخی کے بعد ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی ہر کشمیری کو مارنا چاہتی ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہم زندہ ہیں: ڈاکٹر فاروق

2019 میں 370 کی منسوخی کے بعد ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی ہر کشمیری کو مارنا چاہتی ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہم زندہ ہیں۔



ڈاکٹر فاروق نے بی جے پی کی منسوخی کے بعد ایسا لگتا ہے کہ ہم زندہ ہیں

وقت کی اہمیت

سینہ سبزا

دنیا کی سب سے قیمتی متاع وقت ہے جو ایک بار چلا جائے تو واپس نہیں آتا، وقت ہمارا سب سے بڑا استاد ہے جو ہر لمحہ سکھاتا ہے جو شاید ماں باپ، استاد، عالم کوئی بھی نہیں سکھا سکتا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ وقت ہمارے لیے ایسے ہے جیسا کہ بہتا ہوا سمندر، دریا اور آبشار، جو ایک بار بہ کر واپس نہیں آتے، اسی طرح گزرے وقت کی مثال ہے کہ گزرنے کے بعد بھی واپس نہیں آتا۔ سب سے اہم یہ کہ اس کو گزارنا کیسے ہے؟ بل کہ اس کو ایسے گزرنے کے وقت ہم کو گزارتا ہے۔ تجربوں سے، لوگوں کو ہماری زندگی کا حصہ بنا کر وقت اس کا تقیین کر رہا ہوتا ہے۔ وقت بے طے کرتا ہے کہ ہماری تعلیم اور تربیت کے بارے میں کون ذمہ دار ہوگا ہماری کن لوگوں سے ملاقات ہوگی، ہم کن کن درمیان پروان چڑھیں گے اور کن لوگوں کے ساتھ ہمارا واسطہ پڑے گا، یہ وہ دور ہوتا ہے ہماری زندگی کا جس میں ہماری ایسی کوئی سوچ نہیں ہوتی، قوت فیعلہ نہیں ہوتی یہ سب ہمارے والدین طے کرتے ہیں کہ مہیا تعلیم کیا ہوگا اور تربیت کس طرح ہونی چاہیے کہ تعلیم سے زیادہ اہم تربیت، اگر یہ سب صحیح اور وقت پر نہ ہوتی تو تمام عمر کی آزمائش، اس جگہ بھی وقت کی اہمیت لازم، اگر وہی زندگی اور وقت نکل گیا تو تمام عمر کا چھٹا ہوا۔ اس لیے یہ جاننا بہت ضروری کہ ہم کس کس کے زیر سایہ تربیت پائیں گے اور کس رخ پر چلیں گے؟ یہ سب وقت پر ہونا ضروری ہے۔ سب وقت طے کرتا ہے جو ہمیں گزارتا ہے، مختلف مرحلوں سے تجربوں سے، اس وقت کے بارے میں غور ہونا ضروری ہے۔ زندگی کے تجربوں سے گزرنے والی ایسی بات ہے جیسے ہیرے کو تراش کر قیمتی خوب صورتی سے تراشیں گے اتنا خوب صورت ہوگا۔ پھر اس کے بعد مرحلہ آتا ہے ہماری زندگی کے اس وقت کا جب ہم فیصلہ کرنے میں خود مختار ہوتے ہیں اور یہ ہماری اپنی ذات کے فیصلے پر منحصر ہوتا ہے کہ ہم کن لوگوں کو ملنے اپنے ساتھ کے لیں، چاہے ہمارے دوست ہوں، کاروبار کے ساتھی یا ہمارے ساتھ زندگی گزارنے والے لوگ، یہ سب فیصلے وقت کے ساتھ ہوتے ہیں۔ بعض اوقات بہت سے لوگوں سے اپنا ٹک ملنے بھی جانا پڑتا ہے لیکن وقت ان کا مقرر کردہ دین بھرے مرحلہ بھی شروع ہوتا ہے اس کا تقیین کریں کہ کس کے ساتھ ہمیشہ کے لیے رہنا ہے؟ زندگی کیسے گزارنی ہے اور پھر کون سا وقت کس کو دینا ہے؟ تقیین کیسے کرنا ہے وقت کو؟ اور کون وقت کو ہمارے ساتھ گزارنا چاہتا ہے اور یہ بات اس پر منحصر کہ ہم کس طرح کے رویے اختیار کرتے ہیں اور وقت کی قدر کر کے ہم خود کو کیسے لوگوں کے لیے آسانی مہیا کرنے والا بنیں؟ وقت کی ایک اہم ترین مثال دن اور رات ہے، اللہ تعالیٰ نے وقت کو تقسیم کیا ہے دن اور رات میں، 12 گھنٹے کا دن اور 12 گھنٹے کی رات، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وقت کی کیا اہمیت ہے۔ نمازوں کا وقت مقرر ہے اگر پروتھن نہ رہیں تو قنہاء۔ صبح کے وقت میں برکت رکھتی ہے کہ یہ رزق کی تقسیم کا وقت ہے۔ صبح کے مغرب کے اندر سے بعد روزانہ سے بند کر دیں اور برتنوں کو ڈھانپ دیں، یعنی اس میں بھی وقت کا تقیین ہے۔ دن میں ایسا کوئی حکم نہیں ہے۔ رزق کی تلاش کے لیے اللہ نے صبح کے وقت کو بہترین کہا ہے کہ سورج کے ساتھ ہی رزق کی تلاش میں نکلنا اور اس کا فضل تلاش کرو، پرندوں کو وہ بھی جو کھا نہیں چھوڑتا کیوں کہ وہ صبح کے وقت رزق کی تلاش میں نکلے ہیں۔ طے یہ ہوا کہ سب سے اہم ہے وقت کہ ہم اس کو کیسے صرف کرتے ہیں اور کیا حاصل کرتے ہیں۔ یہ بات بے شکر ہے کہ ہر چیز اگر وقت پر کرنی جائے تو اہم ہے یعنی رزق خالق کا تقیین، لوگوں کی قدر، نقصان سے بچنا، یہ سب وہ باتیں ہیں جو وقت کے بعد ہی نہیں اور خسارے کا سوا ذرا ہے۔ سب سے اہم یہ بات کہ وقت کی قدر سیکھیں اور یہ تقیین کھانے جب ہر چیز کا وقت طے کر دیا تو کیا اہمیت ہے اس کی۔ سورج اپنے وقت پر طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ موسم اپنے وقت پر آتا ہے اور جاتے ہیں۔

درود کے واسطے پیدا کیا انسان کو۔!



درود

سید فلیکس

شیطان اللہ کا نیکر ہے لہذا انسان کے لیے لازم ہے کہ فضل خرقی سے بچے۔ مزید اس آیت میں اللہ رب العزت مآلی استطاعت کے فقدان کی صورت میں انکار کرنے کا اب سکھا رہا ہے کہ اگر اظہار معذرت کرنا پڑے تو زنی اور مدھی کے ساتھ معذرت کرو، لیجے میں تشری اور تہی نہ ہو، جیسا کہ لوگ عام طور پر ضرورت مندوں اور غریبوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے خرق کرنے کے انداز میں مکمل راہ نمائی فرمائی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے مآلی وسعت و فراوانی دی ہے اور ضرورت مندوں پر خرچ کرنے کا جذبہ بھی ہو تو اپنا ہاتھ نہ اٹھا کر کہ سب کچھ لادو اور پھر تنگ دستی کا شکر کرو اور نہ اپنا ہاتھ تنگ کر دو کہ بالکل گلے لگا لوں کہ درمیانی روش یعنی اعتدال کا راستہ اپناؤ۔ اسی طرح کے احکامات کی سورۃ البقرہ میں تاکید فرمائی ہے، مہیوم: ”اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور مال باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور قرابت داروں، قبیلوں، غریبوں، محتاجوں اور عام لوگوں کے ساتھ بات اسی طرح خوش خلقی سے کرنا۔“ مذکورہ آیت مبارک میں اللہ کی عبادت کے فوراً بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو انسانیت کے ساتھ حسن سلوک اور حسن گفتار کے ساتھ مدد کرنے کی توفیق ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا مہیوم: ”تمام مخلوق اللہ کا کتبہ ہے۔ سو ان میں سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اور اللہ تعالیٰ کو عیال کا زیادہ سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔“ سورہ بقرہ، مہیوم: ”مخلوقی جتنی ہے بے مال کی محبت کے باوجود اقرباء کو دے۔ قبیلوں، مسکینوں، مسافروں اور

ماہلہ تبارک اسلام سے پہلے جتنے بھی الہامی مذاہب آئے ان میں سے کسی کے لیے بھی عمل دین ہونے کی شہادت خداوندی نہیں ملتی۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات پیش کرتا اور جامع اور مکمل دین ہونے کے ساتھ انسانی زندگی کے ہر شعبے میں راہ نمائی اور اصلاح برپا کرتا ہے۔ خالق کا نکتہ اچھے بندوں پر بہت مہربان ہے، اس نے ہمیں ان گنت نعمتوں سے نوازا ہے پھر راہ نمائی بھی فرمادی ہے کہ نعمتوں کو کس طرح استعمال کرنا ہے۔ مال دولت بھی اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک اہم نعمت اور امانت ہے۔ معاشی معاملات بھی دین کا اہم حصہ ہیں اور دین اس میں بھی ہماری راہ نمائی فرماتا ہے۔ سورۃ بقرہ کی ابتدا ہی میں ہمیں کئی صفات بیان کرتے ہوئے ایک صفت یہ بتائی گئی کہ مومن اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں اللہ رب العزت نے بڑی تفصیل کے ساتھ مال داروں کو خیر براء کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید کی ہے۔ ارشاد بانی کا مہیوم: ”اور قرابت داروں کو ان کا حق ادا کرو اور محتاجوں اور مسافروں کو بھی دو، اور اپنا مال فضل خرقی سے مت آڑا، بے شک! فضل خرقی کرنے والا شیطان کا بھائی ہے اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی نیکر ہے، اگر تمہیں تنگ دستی کے باعث ان سے مدد پھیر لینا پڑے، اپنے رب کی رحمت کی جستجو میں، جس کی توفیق امیر رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہیے کہ مدھی اور زنی سے انہیں سمجھا دے۔ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھو اور نہ ہی اسے بالکل کھول دو کہ سب کچھ ہی دے ڈالو اور پھر تمہیں خود ملامت زدہ جھکا پارا بن کر بیٹھا پڑے۔ بے شک! تمہارا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق اشداء فرمادیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ بے شک! وہ اپنے بندوں کے اعمال و احوال کی خوب خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔“ مندرجہ بالا آیت مبارک میں اللہ عزوجل نے قرابت داروں، محتاجوں اور مسافروں کے حقوق کی ادائیگی کی تلقین فرمائی ہے اور ان کی امداد کے احسان بتلانے کی مخالفت کی ہے۔ دراصل اللہ تبارک و تعالیٰ نے اصحاب مال کے مالوں میں مذکورہ ضرورت مندوں کا حصہ رکھا ہے۔ اگر صاحب مال یہ حق ادا نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم بنا ہوگا۔ ساتھ ہی یہ تاکید کر دی گئی کہ اگر اللہ نے تمہیں مال و دولت سے نوازا ہے تو اسے فضل خرقی کے کاموں میں ضائع نہ کرو۔ فضل خرق کو شیطان سے ممانعت دینی گئی ہے کیوں کہ فضل خرق اللہ کا ایسا ہی نیکر ہے جیسا کہ

دیتا ہے۔ اس میں غریبوں اور ناداروں کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے، سب سے پہلا خاندان کے غریب و نادار رشتے داروں کا ہوتا ہے جن کے حالات سے خاندان کے لوگ بہت اچھی طرح واقف ہوتے ہیں اس کے بعد قبیلوں، محتاجوں اور مسافروں کا حق ہے، اللہ نے جو بھی مال دیا ہے اسے تمام حق داروں میں درجہ بدرجہ تقسیم کرنے سے اللہ کی خوش نودی حاصل ہوتی ہے، یہ سب تقسیم کرنے کے لیے اپنی خواہشات کو انسان اتنا بڑھا دے کہ ان حق داروں کا حصہ بھی خود بڑھ کر لیا جائے، جو ان کے مال میں سے اللہ نے بطور امانت اسے ان لوگوں کو حق دیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مہیوم ہے: ”اور جو لوگ سونا چاندی بیع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک سزا کی خبر دے دو۔“ ضرورت سے زیادہ سونا، چاندی اور مال دولت جمع کرنے کی اسلام میں سخت ممانعت ہے، یہ سب اللہ کی راہ میں خرچ ہونا چاہیے، اپنی ضرورت سے زیادہ مال کا بیع کرنا اور اسے غریبوں اور ناداروں میں تقسیم نہ کرنا اپنے آپ کو مشکل اور بلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ارشاد بانی کا مہیوم ہے: ”اور اپنا ہاتھ نہ تو اپنی گردن سے باندھ رکھ کر خرچ نہ کرے اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے تاکہ ملامت زدہ اور حسرت زدہ بن کر بیٹھا رہ جائے۔“ اللہ کو ہر کام میں اعتدال پسند ہے، حد سے زیادہ اور حد سے کم دونوں ہی عمل نقصان دہ ہیں، اعتدال پسندی بہترین طریقہ کار ہے اسی لیے مسلمانوں کو امت وسط بنا دیا گیا۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ کا مہیوم: ”اور ہم نے تمہیں (ایسی) جماعت بنا دیا ہے جو (ہر جہلو سے) اعتدال پر

خلاق خدا کا سہارا بنو

صاحب زادہ ذیشان عظیم مصدومی آجے ان سب کا دست و پا باز و مددگار رہیں اور کشادہ دلی اور اعلیٰ ظرفی سے ان کی مدد کریں یہ ہمارا دینی اخلاق اور انسانی فریضہ ہے، اس موقع پر سخاوت کیجیے اور نکل سے اجتناب فرمائیے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مہیوم ہے: ”اور ایسے لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں جو کجی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کجی کی عبادت نہیں ہیں اور جو اللہ کے اپنے فضل سے نہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں، ایسے لوگ ان نعمت کرنے والوں کے لیے ہم نے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔“ (النساء) اس آیت مبارک سے ہمیں معلوم ہوا کہ اللہ نے اپنے کرم سے اگر کسی کو نادی دولت روپیہ یا سوا دین سے نوازا ہے اور وہ شخص اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اور اس کو چھپا کر رکھتا ہے تو اس کو اللہ نے عمل اللہ کے نزدیک بہت پاپنا بندہ ہے اور اس کے لیے عذاب کا باعث بنے گا، جب کہ اگر اس مال و دولت پر اللہ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کیا جائے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوگا اور نعمتوں میں اضافہ فرما دے گا۔ ارشاد بانی کا مہیوم ہے: ”تم (ان نعمتوں پر) مجھے یاد کرو میں تمہیں (نعمتوں سے) یاد رکھوں گا اور میری (نعمت کی) شکر گزاری کرو۔“ (البقرہ)

امانت میں مسلسل خیانت کرتے رہتے ہیں، ایسے لوگ بڑے نقصان میں ہیں لیکن جو لوگ ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں اللہ اپنے فضل سے انہیں اور بھی دے گا جو تنگی کے کاموں میں خرچ نہیں کرتے وہ دل گن ہیں اور جو ضرورت کے وقت ضرورت مندوں کے کام آتے ہیں وہی فلاح پانے والا ہیں۔ ایسے شخص کے لیے اللہ نے بہت نعمت رکھا ہے جو شخص اپنے نفس کی بے پناہ خواہشوں کے باوجود کسی دوسرے کی مدد کرے اللہ اسے اور زیادہ عطا فرماتا ہے اور اس کے رزق میں وسعت عطا فرماتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد کا مہیوم ہے: ”اور جو لوگ اللہ کے دیے ہوئے فضل کے معاملے میں نکل سے کام لیتے ہیں وہ اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ یہ ان کے لیے اچھا ہے بلکہ یہ ان کے لیے بہت بڑا ہے جس مال میں انہوں نے نکل کیا ہے۔ اس کا طوق روز قیامت ان کے گلے میں ڈالا جائے گا۔“ اللہ کی مخلوق جو اپنے تصرف میں لاتی ہے دراصل وہ اللہ کی ہی ملکیت ہے، اس نے مخلوق کو عارضی طور پر دیا ہے لہذا اس عارضی قبضے کے دوران اللہ کے مال کو اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کیا جائے اور نکل سے کام نہ لیا جائے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ کا مہیوم ہے: ”انسان جلد باز پیدا کیا گیا جب اس پر مصیبت آتی ہے تو یہ گھبرا جاتا ہے اور جب خوش حالی نصیب ہوتی ہے تو نکل کرتے لگتا ہے۔“ مہیوم: ”اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا کہ جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں وہ خود نکل کرتے ہیں اور دوسروں کو نکل کرنے پر آکاستے ہیں۔“ (اللہ بید) اللہ میں نکل جیسی امانت سے بچائے رکھے اور دیا ہوا مال اپنی راہ پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی اپنے صیب پاک کی طرف سے کھدے تو نیکو خاطر فرمائے۔ آمین

آبی آلودگی کیوں؟ کیسے قابو پایا جائے؟



کبیر رحمان
دنیا میں کم از کم ایک ارب لوگوں کو پانی کی کمی کا مسئلہ درپیش ہے اور 2.7 ارب انسان ایسے ہیں جنہیں سال کے کم از کم ایک مہینے میں پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
حال ہی میں دنیا کے پانچ سو بڑے شہروں کا سروے کیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ ہر چار میں سے ایک شہر پانی کے دباؤ سے دوچار ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق یہ صورت حال ہے جب پانی کی سالانہ مقدار 1700 مکعب میٹر (17 لاکھ لیٹر) فی سرگرم ہو جائے۔ بہت سے لوگوں کو یہ جان کر حیرت ہوئی کہ لندن میں بھی پانی کی فراہمی دباؤ کا شکار ہے۔

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ وہاں بہت بارش ہوتی ہے، لیکن لندن میں بارش کی مقدار جیس اور نیو یارک کے مقابلے میں کم ہے اور یہاں 80 فیصد پانی دریاؤں سے آتا ہے۔ گریٹر لندن اتھارٹی کے مطابق 2025 تک شہر میں پانی کی کمی پڑنا شروع ہو جائے گا اور یہ مسئلہ 2040 تک سنگین شکل اختیار کر لے گا۔ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) اور اقوام متحدہ کے پچیس سے متعلق ادارے 'یونیسف' کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں صرف 36 فی صد آبادی پینے کا صاف پانی استعمال کر رہی ہے۔

پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کی گزشتہ سال جاری ہونے والی رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ گندے پانی کا استعمال ملک میں 30 فی صد بیماریوں کا سبب ہے اور 40 فی صد اموات بھی اس کی وجہ سے ہوتی ہیں۔
تعلیم کے ساتھ ساتھ پانی کے ماحول کو محفوظ بنانے کے لیے عملی سرگرمیاں بھی ہونی چاہئیں جیسے جمیل کے اطراف کوڑا کرکٹ اٹھانا، پکڑا سمندر میں نہ چھینکنا، ان لوگوں کے لیے جو بحالیات کے شعبے میں کام کرتے ہیں، وسیع اطلاق کے لیے گندے پانی کے علاج کے نئے طریقوں کو تلاش کرنا اور پانچواں ضروری ہوتا ہے۔
گھروں میں پانی کی صفائی کا خیال رکھنے کے لیے شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ کوڑا کرکٹ کو وقت پر ٹھکانے لگائیں۔ اسے تالابوں، جھیلوں یا ندیوں میں نہ چھینکیں۔ یونائیٹڈ نیشنز انوائسٹمنٹ پروگرام (UNEP) اقوام متحدہ کا ایک اہم ادارہ ہے۔
اس کی ایک رپورٹ کے مطابق صنعتیں بہت زیادہ فضلہ پیدا کرتی ہیں اور ویسٹ مینجمنٹ کا مناسب نظام نہ ہونے کے

تیل ہماری صحت پر کیا اثرات مرتب کرتے ہیں؟

عائشہ شفیق
جب سر کے بال چھوٹے ہوتے تھے تو داری ماں چکر کر سر میں تیل کی ماسح کرتی تھیں اور پھر سرک کر چلیا ہاتھ دیتی تھیں۔
دودن چلیا ہندی رتی، تیسرے دن چلیا کھلو، آکر سرھوتی تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج سر کے بال گھٹے سیاہ، چمک دار ہونے کے ساتھ ساتھ خشکی سے پاک ہیں لیکن آج زمانہ بدل گیا اور لوگوں نے اپنے سر میں تیل لگانا ہی چھوڑ دیا۔ نوبت یہاں تک آچکی ہے کہ چھوٹی عمر میں ہی سر کے بال سفید ہونا شروع ہو گئے ہیں۔
بالوں کے بہت سارے مسائل نے جنم لیا ہے۔ آکر بچوں کے سر میں تیل لگانا تو وہ لگائے ہی نہیں دیتے۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں بھی تیل لگانا گوارا نہیں کرتے۔ آج کل کی نوجوان نسل مارکیٹ میں آنے سے پہلے مختلف برانڈز کے تیلوں سے بھر پور جاننے لگا کر پڑاؤ ڈکٹ بالوں کیلئے استعمال کر رہی ہیں۔ بڑے شہروں سے شروع ہونے والا فیشن اب چھوٹے چھوٹے شہروں اور قصبوں تک کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ تاہم گاؤں میں آج بھی ماہی بچوں کو بچپن ہی سے سر میں تیل لگانا کرس کر چلیا ہاتھ دیتی ہیں۔ بزرگ خواہ مخواہ بھی ہیں کہ "تیل لگانے سے بالوں کی مشبوہ مٹاؤ مٹا ہوتی ہے اور بال تیزی سے بڑھنے کے ساتھ ساتھ گھٹنے بھی ہوتے گتے ہیں۔" یہ بات دل کو بھی ہلکتی ہے کیونکہ آج بھی بزرگوں کے بال دیکھیں تو گھٹے ہی دیکھتے ہوئیں گے۔
آج کل اکثر سننے کو ملتا ہے کہ بال بہت کمزور، روکھے اور سفید ہو گئے ہیں، بہت گرتے ہیں، بال لمبے نہیں ہوتے۔ اگر سوچیں اتوں اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اپنے بالوں کی صحت اور ان کی خوراک پر توجہ نہیں دیتے۔ جب ان کو صحیح خوراک مل رہی ہے یا نہیں؟ ہونے پر بالوں کی بیماریوں کا علاج ہونا چاہیے ہے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ کے بالوں کو صحیح خوراک مل رہی ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ آپ اپنے بالوں کی درست طریقے سے روزانہ صفائی کر رہی ہیں یا نہیں؟ بالوں کی صحت کیلئے مختلف طبی شیڈول، ہیر کٹنگ شیڈول اور نوٹس آڑے جاتے ہیں لیکن تیل کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ اگر آپ کی خواہش ہے کہ آپ کے سر کے بال گھٹے، سیاہ، چمک دار ہونے کے ساتھ ساتھ خشکی سے بھی محفوظ رہیں تو پھر سر میں سرسوں کا تیل لگانا شروع کر دیں اس قدر زیادہ لگا لگائیں کہ وہ بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے تاکہ بالوں کی نشوونما میں اپنا ٹھیک طرح سے کردار ادا کر سکے۔ یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ تیل صرف بالوں کی کیلئے ضروری نہیں ہوتا بلکہ مختلف اقسام کے تیل درودوں سے نجات کیلئے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً کلونگی کا تیل

حدیث نبوی ﷺ ہے کہ کلونگی میں موت کے سوا ہر بیماری کا علاج ہے۔ اس لیے تھوڑے تھوڑے روغن کلونگی یا زیتون، فاج، اومہ، جلدی امراض کے ساتھ ساتھ امراض قلب، خشکی اور درد دور کرنے کے علاوہ بالوں کیلئے بے حد مفید ہے۔

زیتون کا تیل
حدیث نبوی ﷺ ہے کہ زیتون کا تیل کھاؤ اور اس سے جسم کی ماسح کرو کیونکہ یہ پاک، صاف اور مبارک ہے۔ زیتون کا تیل خشک جلد کو نرم، ملائم کرتا ہے اور چہرے کی رنگت کو بھی نکھارتا ہے۔ یہ بدن کو بھی کرتا ہے اس لئے کہ زیتون کو زیتون کے تیل سے ماسح کرتی چاہئے۔ زیتون کا تیل فاج، گھٹیلے کے علاوہ غارشاں، پھل، خشکی اور بچہ کی صورت میں بھی مفید ہے۔
سرسوں کا تیل
سرسوں کا تیل بھی جسم کی ماسح اور بالوں کو لگانے کے علاوہ کھانے پکانے کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نہ صرف جسم میں کوہنٹروں کو بڑھتی ہے دیتا بلکہ بھی اور دیگر تیل کے برعکس جسم میں چربی اور وزن کو بھی بڑھنے سے روکتا ہے۔ اسے اجاری بیماری کیلئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ کھانا پکانے سے پہلے سرسوں کے تیل کو اچھی طرح کھول لیا جائے تو اس میں پکے گئے سامان سے بچنے کے تیل چھنی مہک دور ہوجاتی ہے۔ سرسوں کے تیل سے سر کے بالوں کی روزانہ ماسح بالوں کو لگانا اور چمکدار بنانے کے علاوہ سر کی جلد کو خشکی، مسکری سے صاف کرتی ہے۔ اس سے دماغ کو بھی تراش اور سکون ملتا ہے۔

تاریل کا تیل
تاریل کا تیل بالوں میں لگانے سے نہ صرف بال گرنا بند ہوجاتے ہیں بلکہ یہ بالوں کو نرم، ملائم، چمک دار اور لمبا کرتا ہے۔ اس کی قدرتی خوشبو تازگی کا احساس بھی پیدا کرتی ہے۔ واضح رہے کہ تاریل کا تیل بھی لگانا پکانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔
آملہ، ریٹا اور سیکا کا تیل
آملہ، ریٹا اور سیکا کا تیل سرسوں کے تیل سے مل کر لگانا بند ہوجاتا ہے۔ یہ تیل، خشکی، مسکری کے خاتمے کے ساتھ ساتھ بالوں کی سفیدی کو بھی دور کرتا ہے اور بال لمبے، سیاہ، چمک دار بنانے میں مددگار ہوجاتا ہے۔
چھیلی کا تیل
چھیلی کا تیل بدن کو قوت بخشتا ہے اس لئے کہ زور اور اجتناب اور لاطریوں کو چند قطرے دودھ میں ملا کر بنا کر اپنی انتہائی مفید ہے۔ اپنی افادیت کے ساتھ ساتھ یہ خاسا گرم ہوتا ہے اس لئے ہیٹھ اس کا استعمال ڈاکٹر کے مشورے کے بعد ہی کرنا چاہئے۔
گھٹیلے، جوس، پھول اور پھولوں میں دردی صورت میں اگر چھیلی کے تیل سے ماسح کی جائے تو دردی شدت میں کمی آجاتی ہے۔ چھیلی کے تیل کی افادیت کے پیش نظر دو سائز پینیاں اس کے کچھول بھی تیار کرتی ہیں تاہم ایک بار پھر جاننا مفید ہے۔

اور کیزوں اور چھروں کی افزائش گاہ بن سکتا ہے۔ ڈرائی گھیزوں سے سیوریج لائنوں تک گھورین شدہ سائلوش کا اخراج بھی ان مسئلہ اور نقصان دہ سائلوش کے ساتھ آتی آلودگی کا ایک تسلیم شدہ ذریعہ ہے۔
جب بارش ہوتی ہے تو کھادوں، کیڑے مار دوا، پات، جزی بوٹی مار دوا پات لے جانے والے کھیتوں سے بہنے والا پانی بارش کے پانی میں گھل جاتا ہے اور ندیوں اور نہروں میں بہ جاتا ہے، جو آبی جانوروں کے لیے شدید نقصان کا باعث بنتا ہے۔ اور دیگر آلودگی والے آبی ذرائع جیسے جھیلوں، ندیوں، تالابوں (میں پانی کی آلودگی کا باعث بنتے ہیں۔
کیماٹی کھادیں اور کیڑے مار دوا میں آبی آلودگی کی ایک بڑی وجہ ہیں کیونکہ یہ کیماٹی کھادیں اور کیڑے مار دوا پات کا شکار ریشموں کو کیڑوں اور دیگر کیڑوں سے بچانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

بہت سے سماںک میں، گاڑیوں کے اخراج میں عام طور پر Pb ہوتا ہے اور یہ ہوا کو مختلف تیل پائپ مرکبات (مثلاً سلز اور نائٹروجن مرکبات، نیز کاربن آکسائیڈز) کے ساتھ آلودہ کرتا ہے جو پانی کے ذخائر میں بارش کے پانی کے ساتھ جمع ہو کر آبی آلودگی کا باعث بن سکتے ہیں۔ n

باعث وہ پکڑے کو پیٹھے پانی میں پیٹک دیتے ہیں، جو نہروں، دریاؤں اور بند میں سمندر میں پھیل جاتا ہے۔
یہ فضلہ جو آبی آلودگی کی ایک بڑی وجہ ہے اس میں نقصان دہ کیمیکلز ہوتے ہیں جن میں لیڈ، مرکری، سلفر، نائٹریٹ، آکسیجن اور بہت سے دیگر کیمیکلز شامل ہوتے ہیں جو پانی اور ہمارے ماحول کو آلودہ کرتے ہیں اور ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں۔
اگلی نسل کو نقصان پہنچانے بغیر زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے رہنما خطوط اور عالمی ایکشن پلان فراہم کرنے کے لیے کام کی گئی ہے۔ بڑے پیمانے پر شہری ترقی آبی آلودگی کی اہم وجوہات میں سے ایک ہے۔ جب بھی ایک نیا علاقہ تعمیر میں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں تو زمین کی جسمانی خرابی اس کے بعد شروع ہوتی ہے۔
جیسے آبیادی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، اسی طرح رہائش، خوراک اور پکڑے کی مانگ بھی بڑھ رہی ہے۔ جیسے جیسے زیادہ شہر اور قصبے ترقی کر رہے ہیں، اس کے نتیجے میں زیادہ خوراک پیدا کرنے کے لیے کھادوں کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔

نئی سڑکوں، مکانات اور صنعتوں کی تعمیر ڈیزائن، کیمیکلز اور اخراج کے ذریعے پانی کی صفائی کو متاثر کرتی ہے۔
سیوریج لائنوں کے ٹیکہ ہونے سے زمین پانی میں گھولنا شروع ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر آلودگیوں شامل ہوتی ہیں اور جب بروقت مرمت نہ کی جائے تو، رتنے والا پانی سطح پر آ سکتا ہے

زیادہ اہم لگتی ہیں۔ موبائل نے ہم سے ہمارا وقت چھین لیا ہے۔ خاص طور پر سوشل میڈیا ہمارے لیے زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ یہ نسبت اس کے کہ ہم اپنے بچوں کو وقت دیں، انہیں اسلامی اور دیگر مثبت آموز گہانیاں سنا سکیں، ان سے باتیں کریں، انہیں سکھائیں کہ وہ کیسے اچھے انسان اور مسلمان بن سکتے ہیں۔ یہ حیثیت ماں اولاد کی زیادہ تربیت کی ذمہ داری خواتین پر عاید ہوتی ہے اسی لیے ہمیں اپنا کام کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم واقعی اپنی اولاد کو اسلامی نقصان سے بچانے کے لیے اپنی جدوجہد کر رہے ہیں سچی دنیاوی نقصان سے بچانے کے لیے کرتے ہیں؟
بچوں کے اگر امتحانات میں شہر کم آئیں یا کسی مضمون میں کم زور ہو تو ہم کبھی کبھی تنگ ہو کر رہتے ہیں، لیکن یہ تنگ و دوہم اسے اچھا مسلمان بنانے کے لیے کرتے ہیں؟ بچوں کا دماغ ساہوگنی کی طرح ہوتا ہے جو ہم ابتداء میں سکھائیں گے وہ یہ کہہ لیں گے۔



میں ہوں تو ہم انہیں موبائل اور ٹی وی کی نذر کر دیتے ہیں کہ ہمیں سنا نہیں اور ہم اپنے کام بہ آسانی کریں۔ خود ان کے ساتھ کھیلنا، باتیں کرنا، ان کے مسائل سننا ہمیں مشکل لگتے لگا ہے۔ کیوں کہ ہمیں اپنی مصروفیت و دل چسپیاں

تربیت اطفال مگر کیسے!۔۔۔!

تربت فرمان
اولاد اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، جس کا شمار کیا ہی نہیں جاسکتا۔ جو اس نعمت سے محروم ہیں اس کی اہمیت ان سے پوچھی جائے تو نہیں اندازہ ہوگا کہ یہ خالق کائنات کا کتنا بڑا انعام ہے۔ اولاد سے محرومی صدمہ واروگ لے کر آتی ہے، جن کا دائرہ جذبہ باقی اور نفسیاتی محرومیوں تک اور بھی کھار پھینتی زندگی ختم کر دیتے جیسے سامنے میں چل جاتا ہے، اسی لیے اولاد و بیہ انعام کی قدر کرنا اور اس پر اپنے رب کا شکر ادا کرنا ہم سب پر لازم ہے۔ جب یہ نعمت ہمیں ملتی ہے تو ہماری ساری زندگی اپنے بچوں کے گروہی گھومتی رہتی ہے۔ اولاد کے ساتھ ہمارے رویے مختلف ہوتے ہیں، اور یہ اس لیے ہے کہ ہم سب بھی ایک جیسے نہیں ہیں، ہم میں سے ہر ایک کو اللہ نے مختلف صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے، جسمانی، ذہنی اور مالی تفریق بھی ہمیں ایک دوسرے سے مختلف بناتی ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود والدین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دنیا بھر کی خوشیاں دیں، چاہے انہیں کچھ بھی اور کتنی ہی محنت کرنا پڑے، اور یہ خواہش فطری ہے اس میں کوئی دو رائے اور کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اگر یہ خواہشات ثبت اور اپنے دائرے کے تعین کے ساتھ ہوں تو بچے والدین کی خواہشات کی تکمیل کے ساتھ اچھے مسلم اور اپنے ملک و قوم کی خدمت بھی اچسن طریقے سے کر سکتے ہیں۔ لیکن ان سب حقائق کے باوجود اکثر والدین میں اپنی اولاد کے معاملے میں دو طرح کی انتہائیں لگتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ والدین اپنے بچوں کو بہت زیادہ لاپرواہی میں رکھتے ہیں اتنا کہ بچے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں، اور یا پھر اتنی سختیاں کرتے ہیں کہ بچے اپنا دکھ دیتے اور والدین سے دور ہوجاتے ہیں۔ اولاد کی تربیت میں مینا رومی بہت ضروری ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی اولاد کو دنیا جہاں کی آسائشیں دے دیں، اچھے کپڑے پہنا دیں، اعلیٰ اسکول میں دھا دیں، یہ کافی ہے اور ہم نے اس طرح ان کا حق ادا کر دیا۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے اصل حق ان کا یہ ہے کہ ان کی اچھی تربیت کی جائے، اچھا انسان اور اہل عمل مسلمان بنایا جائے لیکن سوال یہ ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔؟



اسلام کسی بھی شخص کو دکھ، تکلیف، حو کا یا فریب دینے کی تعلیمی اجازت نہیں دیتا، بل کہ وہ تو ہر ایک کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے کا حکم دیتا ہے اور یہی حسن اخلاق تھا کہ آج دنیا مسلمانوں سے بھری ہوئی ہے۔ حسن عمل اور حسن اخلاق خیر رب کریم کا پہلا ذریعہ ہے۔ قرآن کریم و احادیث مبارک ان دونوں معاملات کو کھانیت شرح و بسط کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔
تکلیف کیا ہے۔۔۔؟
یہ انسان کے دل کی آواز ہے۔ اگر ایک شخص میرے کرتا ہے کہ وہ اپنی ذات سے کسی نقصان نہیں پہنچائے گا، کسی پر جبر و ظلم کے پہاڑ نہیں توڑے گا، ہر ایک کے کام آئے گا اور فرمان نبوی

چھوٹی نیکی بڑا اجر

حاجی محمد حنیف مہذب
اسلام دنیا کا واحد دین ہے جو حقوق العباد اور حقوق اللہ پر مخصوص زور دیتا ہے اور انسان کی عزت نفس کا خیال کرتا اور دوسروں کو اس کی تعظیم کا حکم دیتا ہے۔ دین اسلام میں حسنات کو قرب الہی کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ صوم و صلوات و زکوٰۃ و حج کے علاوہ بھی بے شمار طریقہ حسنات بیان کیے گئے ہیں جس کی ادائیگی سے بندہ اپنے رب سے قریب اور محبوب خدا ﷺ کی نگاہ میں محبوب ہوجاتا ہے۔
حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مہذب کسی کے لیے سزا دینا بھی صدقہ ہے۔
راستے سے کانا بنانا یا کسی صدقہ ہے۔
بھوکے کو کھانا کھانا دینا اور لباس سے محروم کو کپڑے پہنانا بھی صدقہ ہے۔ کسی یتیم، غریب، مسکین، فقیر کے سر پر دست

شفقت رکھ دینا بھی صدقہ ہے۔
بھٹکے ہوئے مسافر کو راستہ بتانا اور اندھیری رات میں چراغ جلا دینا بھی صدقہ ہے۔
چاہے کو پانی پلا دینا بھی صدقہ ہے۔ یہ وہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہیں جو دیکھنے میں تو کوئی حقیقت و زیادہ وقعت نہیں دیکھتے یہ تو چھلنے پھرتے ہر شخص کر سکتا ہے، لیکن دراصل اسلام میں چھوٹی نیکیوں کو ہاتھوں میں لپیٹ کر بڑی اہمیت دی گئی ہے اور ان چھوٹی نیکیوں کا اجر بہت بڑا ہے، اگر اس بات کو سمجھا جائے تو رب تعالیٰ کی نظر میں عمل و نیت کی جو اہمیت ہے اس کے پیش نظر یہ چھوٹی نیکی ہماری اعمال کو موزنی اور اس قدر بھاری کر سکتی ہے کہ وہ ہر محترم شرمندگی نہیں ہونے دے گی۔ کیوں کہ ان کے عمل کا حکم محبوب خدا ﷺ نے نہ صرف دیا ہے، بل کہ آپ ﷺ نے ان پر عمل کر کے دکھا بھی ہے۔

